2/159

(1)

دار الافتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام کہ:

میرے چچا نے ایک 12 گز کا ایک پلاٹ خریدا اور میرے نام کروا دیا، بعد میں

(اور نام کروانے سے ان کا مقصود صرف ٹیکس سے بچنا تھا مجھے دینا مقصود نہیں تھا۔)

میں پتا چلا کہ یہ پلاٹ دو نمبر ہے جس کی وجہ سے کیس چلا اور مجھے جیل جانا پڑا

یہ واقعہ 2011 میں ہوا، ڈیڑھ سال بعد میری رہائی ہوئی لیکن ہر مہینے 4 سے

5 مرتبہ مجھے تاریخ پر عدالت میں جانا پڑا اور یہ سلسلہ 2018 تک جاری

رہا۔ 2019 میں ابھی تک یہ کیس ملتوی ہے۔ اس تمام عرصے کے دوران

عدالت وغیرہ کے تمام اخراجات چچا ہی ادا کرتے رہے۔

البتہ جیل میں جانے سے پہلے میں جاب کرتا تھا میری اچھی خاصی سیلری

تھی، جیل میں جانے سے جاب ختم ہوگئی اور رہائی کے بعد بھی عدالت کی تاریخوں کی وجہ

سے کوئی کام نہیں کر سکا۔

اب سوال یہ ہے کہ ان 6، 7 سالوں کی تنخواہ جس سے میں چچا کی وجہ سے

محروم ہوگیا ان سے مطالبہ کا حق رکھتا ہوں یا نہیں، رہائی کے بعد بھی تاریخوں کی وجہ

سے کوئی کام نہیں کر سکا۔ چچا کا کہنا ہے کہ مجھے پلاٹ کی دو نمبری کا علم نہ تھا،

لیکن میرا خیال ہے کہ انہیں معلوم تھا یہی وجہ ہے کہ پولیس انہیں تلاش کرنے گئی تو وہ غائب

ہوگئے، اسی طرح جب وہ پلاٹ خرید رہے تھے تو اصل مالک بھی وہاں نہیں تھا بلکہ اس کا ایجنٹ تھا

مجھے چچا نے اس کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی دکھائی کہ اسے پہچان لو اصل مالک یہ ہے۔ میں اس وقت 17 سال کا تھا

لہذا مجھے شرعی اعتبار سے بتائیں کہ میرا چچا سے مطالبہ درست ہے یا نہیں؟ کیونکہ

انکی وجہ سے ہی میں ساری مشکلات میں پڑا۔

(مجھے پلاٹ کی خرید سازی [illegible] معلوم نہیں تھا۔)

محمد جہانگیر

0311-2360432

پتہ: لانڈھی نمبر 6 H-10 گلی نمبر 3

(جواب منسلک ہے)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسئولہ میں اگر واقعۃً آپ کے چچا کو مذکورہ پلاٹ کے متنازعہ ہونے کا علم تھا اور انہوں نے آپ کو اس کے بارے میں آگاہ کئے بغیر محض اپنے آپ کو اس معاملہ سے بچانے کے لئے یہ پلاٹ آپ کے نام کر دیا تھا تو آپ کے چچا کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں تھا، اس کی وجہ سے آپ کے چچا سخت گناہگار ہوئے ہیں، اور انہیں چاہئے کہ اس سارے معاملہ کی وجہ سے آپ کو جو تکلیف پہنچی ہے اس پر آپ سے معافی مانگیں اور صدقِ دل سے توبہ واستغفار کریں، اور چونکہ مذکورہ پلاٹ کے حقیقی مالک آپ کے چچا ہی تھے اور انہوں نے یہ پلاٹ محض کاغذات کی حد تک آپ کے نام کیا تھا لہٰذا اس پلاٹ کی وجہ سے بننے والے کیس پر جتنے اخراجات آئے ہیں ان سب کے ذمہ دار بھی آپ کے چچا ہیں، البتہ اس کیس میں جیل جانے پر ملازمت چھوٹ جانے اور پھر کسی دوسری جگہ کام نہ ملنے کا جو نقصان ہوا ہے، آپ کے لئے اپنے چچا سے اس کے بدلے تنخواہ کا مطالبہ کرنا شرعاً تو درست نہیں ہے، البتہ چونکہ اس تمام عرصہ میں آپ اپنے چچا کی وجہ سے کوئی کام نہیں کر سکے ہیں، اور آپ جو ملازمت کر رہے تھے وہ بھی چچا کے اس پلاٹ کے کیس کی وجہ سے ختم ہوئی ہے، لہٰذا اخلاقاً آپ کے چچا کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ آپ کی خصوصی مدد کریں تاکہ اس سے آپ کے اس نقصان کی تلافی ہو سکے۔

دار الافتاء

المبسوط للسرخسي (١١/ ٧٨)

فَإِنَّ الْمَنَافِعَ زَوَائِدُ تَحْدُثُ فِي الْعَيْنِ شَيْئًا فَشَيْئًا، وَقَدْ بَيَّنَّا أَنَّ زَوَائِدَ الْمَغْصُوبِ لَا يَكُونُ مَضْمُونًا عَلَى الْغَاصِبِ عِنْدَنَا، وَيَكُونُ مَضْمُونًا لَهُ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَكَذَلِكَ الْمَنْفَعَةُ، وَلِأَنَّ الْغَصْبَ الْمُوجِبَ لِلضَّمَانِ عِنْدَهُ يَحْصُلُ بِإِثْبَاتِ الْيَدِ، وَالْيَدُ عَلَى الْمَنْفَعَةِ تَثْبُتُ كَمَا تَثْبُتُ عَلَى الْعَيْنِ، وَعِنْدَنَا لَا تَتَحَقَّقُ إلَّا بِيَدٍ مُفَوِّتَةٍ لِيَدِ الْمَالِكِ، وَذَلِكَ لَا يَتَحَقَّقُ فِي الْمَنَافِعِ؛ لِأَنَّهَا لَا تَبْقَى وَقْتَيْنِ، فَلَا يُتَصَوَّرُ كَوْنُهَا فِي يَدِ الْمَالِكِ، ثُمَّ انْتِقَالُهَا إلَى يَدِ الْغَاصِبِ حَتَّى تَكُونَ يَدُهُ مُفَوِّتَةً لِيَدِ الْمَالِكِ فَلِهَذَا لَا يَضْمَنُ الْمَنَافِعَ بِالْغَصْبِ عِنْدَنَا...... وَهَكَذَا يَقُولُهُ فِي مَنَافِعِ الْحُرِّ أَنَّهُ مَالٌ يُضْمَنُ بِالْإِتْلَافِ إلَّا أَنَّهُ إذَا حَبَسَ حُرًّا لَا يَضْمَنُ مَنَافِعَهُ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يُوجَدْ مِنْ الْحَابِسِ إتْلَافُ مَنَافِعِهِ، وَلَا إثْبَاتُ يَدِهِ عَلَيْهِ بَلْ مَنَافِعُ الْمَحْبُوسِ فِي يَدِهِ كَثِيَابِ بَدَنِهِ، وَكَمَا لَا يَضْمَنُ ثِيَابَ بَدَنِهِ بِالْحَبْسِ

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

فَكَذَلِكَ مَنَافِعُهُ........وَحُجَّتُنَا فِي ذَلِكَ حَدِيثُ عُمَرَ وَعَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا -، فَإِنَّهُمَا حَكَمَا فِي وَلَدِ الْمَغْرُورِ أَنَّهُ حُرٌّ بِالْقِيمَةِ، وَأَوْجَبَا عَلَى الْمَغْرُورِ رَدَّ الْجَارِيَةِ مَعَ عُقْرِهَا وَلَمْ يُوجِبَا قِيمَةَ الْخِدْمَةِ مَعَ عِلْمِهِمَا أَنَّ الْمَغْرُورَ كَانَ يَسْتَخْدِمُهَا، وَمَعَ طَلَبِ الْمُدَّعِي بِجَمِيعِ حَقِّهِ، فَلَوْ كَانَ ذَلِكَ وَاجِبًا لَهُ لَمَا حَلَّ لَهُمَا السُّكُوتُ عَنْ بَيَانِهِ..................واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

محمد اویس
محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۵/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ
۱/اپریل/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح
[signature]
نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۵/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ
یکم/اپریل/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح
[signature]
۲۵/۷/۱۴۴۰ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۳/۲۰۶۵
۲۵/۷/۱۴۴۰
۲۰۱۹

نائب مفتی

Scanned by CamScanner